Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر : نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | ہفتہ ۱۲ جمادی الاول ۱۴۱۱ھ ، یکم فتح ۱۳۶۹ ہش ، یکم دسمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۲۱

جماعتی زندگی میں مالی قربانی کی اہمیت

"ضروری ہے کہ بار بار نصیحت کی جائے اور یاد دہانی کرائی جائے۔ جماعت کی مجموعی زندگی بھی مالی قربانی کو دوام بخشنے سے وابستہ ہے اور جماعت کی انفرادی زندگی بھی مالی قربانی کو دوام بخشنے سے وابستہ ہے۔ لیکن مالی قربانی کو دوام اس طرح بخشنا ضروری ہے کہ اس کے لطیف پہلوؤں پر نظر رہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا جب کسی کام کو کرانا ہی چاہتا ہے تو گردن سے پکڑ کر بھی کرا دیتا ہے۔ اس کے منوانے کے عجیب عجیب رنگ ہیں۔ چنانچہ ایک مسلمان بادشاہ کا ذکر ہے کہ اُس نے امام مُوسٰی رضا کو کسی وجہ سے قید کر دیا ہوا تھا۔ خدا کی قدرت ایک رات بادشاہ نے اپنے وزیر اعظم کو نصف رات کے وقت بلوایا اور نہایت سخت تاکید کی کہ جس حالت میں ہو اسی حالت میں آ جاؤ۔ حتیٰ کہ لباس بدلنا بھی تم پر حرام ہے۔ وزیر حکم پاتے ہی ننگے سر ننگے بدن فوراً حاضر ہوئے اور اس جلدی اور گھبراہٹ کا باعث دریافت کیا۔ بادشاہ نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ مَیں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک حبشی آیا اور اس نے گنڈاسے کی قسم کے ایک ہتھیار سے مجھے ڈرایا اور دھمکایا ہے۔ اس کی شکل نہایت پُرہیبت اور خوفناک ہے۔ اس نے مجھے کہا ہے کہ امام موسیٰ کو ابھی چھوڑ دو۔ ورنہ مَیں تمہیں ہلاک کر دوں گا اور اسے ایک ہزار اشرفی دے کر جہاں اس کا جی چاہے رہنے کی اجازت دو۔ سو تم ابھی جاؤ اور امام موسیٰ رضا کو قید سے رہا کر دو۔ چنانچہ وزیر اعظم قید خانہ میں گئے اور قبل اس کے کہ وہ اپنا عندیہ ظاہر کرتے امام موسیٰ رضا بولے کہ پہلے میرا خواب سُن لو۔ چنانچہ انہوں نے اپنا خواب یوں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ تم آج ہی قبل اس کے کہ صبح ہو قید سے رہا کئے جاؤ گے۔ غرض یہ ہیں خدا تعالیٰ کے اقتداری نشانات۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۸۷)

درخواست دعا

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مربی سلسلہ احمدیہ نیو جرسی امریکہ میں شدید بیمار ہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

ادارہ

خدام کی توجہ کے لئے

(۱) ماہ دسمبر میں مطالعہ کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "نشان آسمانی" مقرر ہے۔

(۲) پہلے سہ ماہی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "امانت" ہے۔ جس کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ جنوری ہے

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس سے محبت و شفقت کا ایک انداز۔

باہمی تنازعات دُور کر کے محبت الٰہی کے اعلیٰ معیار پر پورا اترنے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"مَیں نے بعض خطبات کے ذریعے بار بار حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی۔ اس وقت جتنی شکائتیں اور جتنے تکلیف دہ واقعات آئے دن میرے سامنے آیا کرتے تھے ان کا عُشرِ عشیر بھی اب باقی نہیں رہا۔ کچھ تو یہ وجہ ہے اور اس وقت بھی مَیں نے محسوس کیا تھا کہ ہر خطبہ کے بعد جب جماعت میں اس کو پھیلایا گیا تو کثرت سے آپس میں صلحیں ہوئیں۔ کثرت سے آپس میں ایک دوسرے سے معافیاں مانگی گئیں۔ ایسے بھی لوگ تھے جو ساری عمر اپنے آپ کو مظلوم سمجھتے رہے لیکن دوڑ کر پہلے گئے اور اپنے بھائی سے معافی مانگی۔ تو جماعت کے اندر اخلاص کا جو اعلیٰ معیار پایا جاتا ہے۔ تسلیم و رضا کا جو اعلیٰ معیار پایا جاتا ہے اس کے نتیجے میں خدا کے فضل

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے
یکم فتح ۱۳۶۹ ہش یکم دسمبر ۱۹۹۰ء

تحریک جدید وعدے اور ادائیگی

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان فرما چکے ہیں اور جیسا کہ مکرم وکیل المال صاحب اوّل اپنے ایک اعلان میں بتا چکے ہیں۔ احباب جماعت نہائت جوش اور جذبے کے ساتھ اپنے وعدے لکھوا رہے ہیں۔ اور جنہوں نے ابھی تک نہیں لکھوائے انہیں اس امر کی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے کہ وعدے جلد از جلد لکھوائے جائیں۔ ایک تو اس لئے کہ یہ وعدے حضور انور کی خدمت میں پیش کر کے حضور کی دلی دعاؤں کے مستحق ہوں اور دوسرے اسلئے کہ ٹوٹل بجٹ کا پتہ چل سکے اور آئندہ سال کی سکیموں کی تیاری میں تمام حقائق کو سامنے رکھا جا سکے۔ ہمیں امید ہے کہ تمام دوست اس امر کی طرف توجہ کریں گے اور جلد از جلد اپنے وعدے مرکز میں بھجوا کر تحریک جدید کی ضروریات کو پورا کرنے کا باعث بنیں گے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ تحریک جدید کا وعدہ لکھوانے میں اس ذمہ داری کو بھی پیش نظر رکھنے اور اسکے مطابق عمل کرنے کی ضرورت ہے کہ وعدے جتنی جلدی ادا ہو سکیں اتنا ہی اچھا ہے۔ اگرچہ وعدہ ہے تو سال بھر کیلئے یعنی پورے ایک سال میں وعدہ کی رقم ادا کرنی ہوتی ہے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ سال کے ختم ہونے کا انتظار کیا جائے۔ اگر ادائیگی کا ارادہ بھی سال کے اختتام کے قریب کیا جائے تو کون جانے کیا حالات پیش آ جائیں۔ دے سکیں۔ نہ دے سکیں۔ کم دے سکیں۔ لیکن اگر یہ عہد کر لیا جائے بلکہ عزم کر لیا جائے کہ وعدہ کی رقم وعدہ کرتے ہی ادا کر دینی ہے تو ادائیگی نہ بھی ہو سکے تو یقیناً اس کے قریب کسی وقت ادائیگی کا امکان تو ضرور ہو گا۔

تحریک جدید جس وقت صرف ایک بیج کی حیثیت میں تھی اس وقت بھی جماعت نے نہائت خوشی اور جذبے کے ساتھ وعدے بھی کئے تھے اور ادائیگی بھی۔ حالانکہ ادائیگی میں جذبہ عام طور پر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب یہ یقین پیدا ہو جائے کہ اس ادائیگی سے حاصل کیا ہو گا اور اب تو تحریک جدید ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ ساری دنیا میں اس کے اثرات ظاہر و باہر ہیں۔ اب تو یہ جی چاہتا ہے کہ جس سکیم کو یہ پھل لگ رہے ہیں اس کیلئے تن من دھن سب کچھ نثار کر دیا جائے۔

پس ہماری گذارش ہے۔ اور حقیقتاً ہماری گذارش محض ایک یاد دہانی کا رنگ رکھتی ہے۔ کہ تمام دوست۔ اور بہنیں اور بچے۔ جلد اپنے وعدے لکھوائیں۔ جلد ادائیگی کریں۔ اور تحریک جدید کے مقاصد کے حصول میں ہماری جو انفرادی ذمہ داریاں ہیں انہیں ہر لحہ پورا کرتے رہیں تاکہ ہماری اجتماعی کوششیں روز بروز بہتر سے بہتر پھل پیدا کر سکیں۔

دیکھ اور تو خوش نگاہی سے چہار اطراف دیکھ
اچھی اچھی بات کو ماحول کا غازہ بنا
چند روزہ زندگی کو اس طرح باسی نہ کر
اس کے لمحے لمحے کو خوش بخت اور تازہ بنا

ابوالاقبال

منظوم کلام حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

در ایّامِ "کرب"

ہُولا سمومِ غم کے تھپیڑے پسند! پسند!
اب انتظامِ دفعِ بلیّات چاہیئے

جُھلسے گئے ہیں سینہ و دل جاں بلب ہیں ہم
جھڑیاں کرم کی، فضل کی برسات چاہیئے

مانا کہ بے عمل ہیں نہیں قابلِ نظر
ہیں "خانہ زاد" پھر بھی مراعات چاہیئے

پَل مارنے کی دیر ہے حاجت روائی میں
بس التفاتِ قاضئ حاجات چاہیئے

اتنا نہ کھینچ کر رشتۂ اُمّید ٹوٹ جائے
بگڑے نہ جس سے بات وہی بات چاہیئے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے۔ کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں۔ سیر کریں۔ کیونکر جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بد نتائج کو روکنے کیلئے ... وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقعہ پر کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔ ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ بعض جگہ بالکل قابلِ شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جا رہی ہے۔ یہ انہیں تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو۔ لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں۔ تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہو گی۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

(مرسلہ از مجلس انصار اللہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

کیا صدام کو فتح کر لیا جائیگا؟

خلیج میں جنگ کی بات آگے بڑھتی نظر آرہی ہے یوں لگتا ہے کہ اب جنگ بہت قریب آگئی ہے۔

جنگ ہو گی یا نہیں کچھ کہا نہیں جا سکتا ہو گی تو کتنا عرصہ جاری رہے گی اس کے متعلق ایک کمانڈر نے جس کا تعلق خلیج میں برطانوی فوجوں کے ساتھ ہے۔ کہا ہے کہ یہ جنگ صرف چند دن میں ختم ہو جائے گی۔ اس کمانڈر کی یہ بات اخبار "دی ٹائمز" نے اپنے قارئین تک پہنچائی ہے۔ دی ٹائمز نے لیفٹیننٹ جنرل سر پیٹر ڈے لابلیئر BILLIERE کو یہ کہتے ہوئے بتایا ہے کہ سعودی عرب اور اس کے اتحادی اتنی زیادہ طاقت رکھتے ہیں جو ہوا بازی سے بھی متعلق ہے اور مزید کمک پہنچانے سے بھی اس کا تعلق ہے کہ یہ جنگ شروع ہونے کے بعد صرف چند روز میں ختم ہو جائے گی گویا کہ ان کا خیال یہ ہے کہ عراق کو کویت سے نکل جانے پر مجبور کر دیا جائے گا اور عراق اس طرح امریکی اور سعودی حکومت کے اتحادیوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دے گا۔ کمانڈر موصوف نے یہ بھی بتایا کہ اس جنگ میں جو نقصانات ہوں گے وہ کوئی بہت زیادہ نہیں ہوں گے۔ کیونکہ جہاں تک ہوائی حملے کا تعلق ہے اس سے عراقی فوجوں کی کارکردگی خامی کم کی جا سکے گی اور ان کی کارکردگی کی اہلیت کم ہونے کی وجہ سے نقصانات بھی کم ہوں گے۔

گذشتہ دنوں امریکہ اور سعودی عرب کے بحری جہازوں نے ایک سعودی ساحل سمندر پر ایک تجرباتی حملہ کیا یہ سعودی ساحل سمندر عراق سے ملحقہ کویت کے جنوب میں واقع ہے۔ لیکن یہ تجربہ پوری طرح اسلئے نہ کیا جا سکا کہ ہوائیں بہت تیز تھیں اور ایسی ہواؤں میں جہازوں کا پوری طرح عمل کرنا ممکن نہ تھا چنوک اور "سی نائٹ" ہیلی کوپٹرز نے امریکہ اور سعودی عرب کے جہازوں کا ساتھ دیا اور پچیس میل کے فاصلے تک برطانوی فرانسیسی۔ سعودی اور امریکن جنگی جہاز اڑے لیکن امریکی فوجی افسروں نے یہ فیصلہ کیا کہ اسی تجرباتی پروگرام کو ملتوی کر دیا جائے۔ کیونکہ ۲۰ ۔ ۲۵ ناٹ (سمندری رفتار) کی ہوائیں اور پانچ سے آٹھ فٹ تک کی لہروں میں یہ ممکن نہ تھا۔ ان کا خیال یہ تھا کہ سمندر کی کیفیت ان کے فوجیوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے اور اسی طرح بعض سامان کو بھی۔ لیکن اس کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ جہاں تک جہازوں کی اڑان کا تعلق ہے جتنی بھی ہو سکی وہ کافی کامیاب رہی اور ان فوجی افسروں نے کہا ہے کہ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہم جس طرح چاہیں اس فوجی اڑان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس تجرباتی اڑان میں گیارہ سو جہاز حصہ لے رہے ہیں اور ۶ دن تک یہ "برسرپیکار" رہیں گے اسکا نام "فوری گرج" رکھا گیا ہے۔

IMMINENT THUNDER

حقیقت یہ ہے کہ یہ جنگ اگر ہوئی بھی تو امریکہ اور سعودی عرب کے لئے عراق کو فتح کر لینا کوئی اتنا آسان کام نہیں ہوگا یہ تو ممکن ہے کہ کویت میں عراق کے لئے کچھ مشکلات پیدا کر دی جائیں۔ اور اس کا قبضہ کویت پر ڈھیلا پڑ جائے۔ لیکن یہ کہ صدام حسین اور اسکے عراق کو نقصان پہنچایا جائے اس کے امکانات بہت کم نظر آتے ہیں۔ عرب دنیا بھی اس وقت آپس میں بٹی ہوئی ہے۔ اور سب کے سب یہ نہیں چاہتے کہ عراق کی ہزیمت کا سامان کیا جائے۔ اگرچہ کویت کے ساتھ تو سب کو ہمدردی ہے لیکن اس ہمدردی کا اظہار مختلف طریقوں سے کیا جا رہا ہے کچھ یہ کہتے ہیں کہ کویت سے عراق کو نکل جانا چاہیے۔ اور کچھ اس گومگو میں ہیں کہ کیا عراق کا قبضہ کویت پر جائز ہو سکتا ہے یا نہیں گویا کہ ابھی تک انہوں نے پوری طرح سے یہ فیصلہ نہیں کیا کہ عراق نے کویت پر قبضہ کر کے غلطی کی ہے اور اس طرح عرب ریاستیں آپس میں بٹ گئی ہیں۔

سعودی عرب میں عورتوں کی ڈرائیونگ

یہ سعودی عرب کی بات ہے۔ ۱۵ خواتین موٹر چلا رہی تھیں اور ۳۵ ان کے ساتھ ان کی ممد و معاون کے طور پر بیٹھی ہوئی تھیں اور یہ سب خواتین اسی احتجاجی پر امن مظاہرے پر باہر نکلی تھیں کہ انہیں موٹر چلانے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ یہ تو نہیں کہ کوئی قانون انہیں روکتا ہے۔ لیکن روایت اتنی مضبوط ہے کہ اس روایت کے خلاف وہ گاڑی چلا نہیں سکتیں جب انہوں نے اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہونا شروع کیا تو کچھ فاصلے پر پولیس نے انہیں "گرفتار" کر لیا۔ اور پولیس سٹیشن لے گئی۔ وہاں ان سے یہ تحریر حاصل کر کے کہ وہ آئندہ کسی اور جگہ پر ایسا مظاہرہ نہیں کریں گی۔ انہیں چھوڑ دیا گیا۔ لیکن پھر مذہبی پولیس آڑے آگئی۔ یہ وہ پولیس ہے جو لوگوں کو نیکی پر مائل کرنے اور برائی سے روکنے کا کام سر انجام دیتی ہے۔ انہیں اس بات پر اصرار تھا کہ ان عورتوں کو گرفتار کیا جائے اور سزا دی جائے لیکن معاملہ علماء کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے کہا کہ ان خواتین نے کوئی اخلاقی جرم نہیں کیا۔ مذہبی پولیس اس بات پر مصر رہی کہ انہوں نے روایت توڑی ہے۔ اور اسطرح اخلاقی جرم کیا ہے۔ اس لئے انہیں سزا ملنی چاہیئے چونکہ یہ خواتین بہت بڑے بڑے گھرانوں سے تعلق رکھنے والی تھیں۔ یہ معاملہ شاہ فہد تک پہنچا۔ انہوں نے مذہبی پولیس سے بات کی اور ان سے کہا کہ اسوقت کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہیں کیونکہ علماء اس معاملے پر غور کر رہے ہیں۔ اور ان کے فیصلے کا انتظار لازمی ہے۔

خواتین کہتی ہیں کہ اگر جنگ چھڑ گئی اور ان کے خاوند لڑائی کے میدان میں چلے گئے تو انہیں پیچھے گھروں میں رہنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ انہیں کوئی باہر گاڑی میں نہیں لے جا سکے گا۔ اور وہ بہت سے گھریلو کام نہیں کر سکیں گی۔ اسلئے انہیں گاڑی چلانے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ یہ سب ایسی خواتین ہیں جنہوں نے یورپی ممالک یا امریکہ میں ڈرائیونگ لائسنس حاصل کئے ہوئے ہیں۔ سعودی عرب میں امریکہ کی عورتیں جو "آرامکو" میں کام کرتی ہیں یا اب فوجی اڈوں پر ہیں۔ گاڑیاں چلاتی ہیں۔ بلکہ فوجی وردیاں پہن کر بھی گاڑیاں چلاتی ہیں۔ اگر وہ گاڑیاں چلاتی ہیں تو سعودی خواتین کا مطالبہ ہے کہ انہیں بھی اس بات کی اجازت دی جائے۔ بہر حال تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اجازت تو مل کر رہے گی۔ کچھ وقت ضرور لگ سکتا ہے۔ لیکن وہ وقت بھی ۶ ماہ سے ۲ سال تک کا ہوگا۔ اس سے زیادہ عرصہ نہیں۔ اس عرصے کے اندر اندر خیالات میں ایسی تبدیلی پیدا ہو گی کہ عورتوں کو گاڑی چلانے کی اجازت نہ دینا ناممکن ہو جائے گا۔ یعنی ان کو اجازت دینی ہی پڑے گی۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ اگر عورتوں کو گاڑی چلانے کی اجازت دے دی گئی تو دیگر بہت سی ایسی روایات ہیں جو آپ ہی آپ ٹوٹنا شروع ہو جائیں گی اور اس میں کیا شک ہے کہ جب مختلف قوموں کے لوگ ملتے ہیں اور خاص طور پر اس طرح ملتے ہیں جسطرح اب امریکی اور دوسرے یورپی فوجی سعودی عرب میں آکر ان سے ملنے لگے ہیں تو تمدن میں تبدیلیاں آنا ناگزیر ہو جاتی ہیں۔

امریکی فوجیوں کی اموات

خلیج میں ابھی جنگ تو شروع نہیں ہوئی لیکن امریکہ کے سپاہی کسی نہ کسی فوجی حادثے میں مرنے شروع ہو گئے ہیں۔ گذشتہ روز ایک پانچ ٹن ٹرک کی بریکیں خراب ہو گئیں اور وہ سڑک سے باہر چلا گیا۔ جسکے نتیجے میں ایک فوجی مارا گیا۔ یہ فوجی ایوی ایشن بریگیڈ یعنی ہوائی فوج کی ۱۰۱ ویں بریگیڈ کا رکن تھا۔ ایریشن ڈیزرٹ شیلڈ جو یہ تجرباتی طور پر کرتے رہتے ہیں۔ اس میں گذشتہ دنوں ۴۷ امریکی فوجی مارے گئے۔ جن میں ایک بحری افسر بھی شامل ہے جس نے خود ہی اپنے آپ کو گولی کا نشانہ بنا کر موت کے منہ میں دھکیل دیا۔ ۳۰ اکتوبر کو ۱۰ فوجی ایک امریکی جنگی جہاز سے اٹھنے والے گرم بخارات میں جھلس گئے اور مر گئے اور ۱۳ امریکی ہوائی افسر اگست ۲۸ کو ایک ہوائی حادثے میں مغربی جرمنی میں ہلاک ہو گئے۔

اسے کوئی شگون تو نہیں کہا جا سکتا لیکن اس میں کیا شک ہے کہ بعض لوگ یہ بات سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ابھی جنگ تو شروع نہیں ہوئی اور عراق کا ایک آدمی بھی یہ سارے اتحادی نہیں مار سکے لیکن انکے اپنے آدمی مرنے شروع ہو گئے ہیں۔

اور اگر اسی حساب سے مرتے رہے اور یہ رفتار تیز ہونے کا بھی امکان ہے۔ تو اتحادیوں کو از خود سوچنا پڑے گا کہ وہ کہیں غلط راستے پر تو نہیں چل نکلے۔ آخر عرب ممالک کی ذمہ داری انہوں نے کیوں سنبھال لی ہے۔ کیا یہ زیادہ مناسب نہیں تھا کہ عراق اور کویت کا تنازعہ تمام عرب ممالک یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ تمام اسلامی ممالک مل کر نبٹا لیتے ممکن تو تھا لیکن معلوم ہوتا ہے جلدی میں سعودی عرب نے امریکہ سے درخواست کر دی اور امریکہ نے بھی بغیر سوچے سمجھے یا ہو سکتا ہے سوچ کر ہی ایسا کیا ہو اپنی فوجیں بھیج دیں اور دیگر ممالک سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنی فوجیں اسکی اتحادی بنا دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد انعام الحق گل ایم ایس سی - ایم فل

ریشم کے کیڑے پالنا

سیری کلچر یا ریشم کے کیڑے پالنا زمانہ قدیم سے ایک مقبول صنعت ہے اس وسیع موضوع کو اپنی سہولت کے لئے مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ ریشم اور اس کا استعمال
۲۔ ریشم کے کیڑے
۳۔ سیری کلچر

۱۔ ریشم اور اس کا استعمال

قدرتی طور پر پائے جانے والے تمام دھاگوں میں سے طاقتور ترین دھاگہ ریشم یا سلک (SILK) کا ہوتا ہے۔ یہ کسی بھی اعتبار سے تعارف کا محتاج نہیں۔ انسان اسے صدیوں سے استعمال کر رہا ہے۔ اس کی خوبصورتی اور نفاست اور ملائمت نے انسان کو ہمیشہ اپنا اسیر رکھا ہے۔ اس کی دوسری بڑی خوبی یعنی مختلف رنگوں کو قبول کرنے کی صلاحیت نے بھی اسے ہر دور میں مقبول رکھا۔ اس کی انہی خوبیوں کی بنا پر قدیم چینی شعراء ریشم کے لباس کو پھولوں سے تشبیہ دیتے تھے۔

ماضی کی طرح آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی ریشم ہر جگہ مقبول خاص و عام ہے اس کی مقبولیت کا ایک معمولی سا اندازہ ان اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے کہ فی زمانہ پوری دنیا میں اس کی کھپت تقریباً ۲ لاکھ ملین پاؤنڈ کے لگ بھگ ہے۔

کیمیاوی ترکیب

قدرتی ریشم کے دو بڑے اجزا درج ذیل ہیں۔

۱۔ فائبروئن (FIBROIN)
۲۔ سیریسن (SERECIN)

فائبروئن جس کا فامولا $C_{15}H_{23}N_5O_6$ ہے، ایک سخت مرکب ہے اور پانی میں حل نہیں ہوتا۔ یہ ریشم کے دھاگے کی اندرونی پرت بناتا ہے۔

سیریسن کا فارمولا $C_{15}H_{25}N_5O_8$ ہوتا ہے اور یہ ریشم کی بیرونی پرت بناتا ہے۔ یہ پانی میں حل پذیر ہے اور اسے عام طور پر ریشمی گوند کہا جاتا ہے گرم کرنے پر یہ دھاگے سے الگ ہو جاتا ہے اور باقی خالص ریشم رہ جاتا ہے جو بے حد نفیس اور ملائم ہوتا ہے۔ ریشم پر پانی کوئی اثر نہیں کرتا۔ تاہم تیزاب اس پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

ان دو بڑے اجزاء کے علاوہ ریشم میں رنگ جذب کرنے والے کچھ مرکبات اور ایک قلیل مقدار چکنے والے مرکبات کی بھی پائی جاتی ہے۔

ریشم کا دھاگہ قدرتی طور پر ایک لمبے اور لگاتار دھاگے کی صورت میں ہوتا ہے اور ایک ککون میں ۷ سے ۱۲ سو میٹر تک دھاگہ ہوتا ہے۔ یہ دھاگہ بننے کے ساتھ ہی قابل استعمال ہوتا ہے۔

ریشم کا دھاگہ بے حد نفیس ہوتا ہے۔ اس کی نفاست بمشکل ہی محسوس کی جا سکتی ہے۔ ایک اونس میں تقریباً ۱۰۰۰ میٹر دھاگہ ہوتا ہے۔ اس کے سائز کے برعکس اس کی مضبوطی لامحدود ہوتی ہے۔ ایک دھاگہ جو ایک انچ کا تین ہزارواں حصہ ہوتا ہے، بے حد مضبوط ہوتا ہے۔ مثلاً ریشم کا ایک ۵ - ۱ انچ لمبا ٹکڑا تقریباً ۲۰ اونس وزن با آسانی اٹھا سکتا ہے۔

۲۔ ریشم کا کیڑا (SILKWORM)

قدرتی ریشم کا ماخذ ایک چھوٹا سا سنڈی نما سفید کیڑا ہے جسے ریشم کا کیڑا کہا جاتا ہے۔ یہ کیڑا مختلف درختوں کے پتوں پر پرورش پاتا ہے اور بغیر ٹانگوں کے ایک بھدا سا کیڑا ہوتا ہے۔ جو بے انتہا کھاتا ہے اور اپنے جسم کی حیرت انگیز تجربہ گاہ میں ریشم تیار کرتا ہے

دوسرے حشرات کی طرح ریشم کے کیڑے کے دور حیات میں بھی چار اشکال ہوتی ہیں۔ انڈے سے بچہ نکل کر کچھ دنوں کے بعد کیڑا بن جاتا ہے اس شکل میں وہ تقریباً ایک ماہ گذارتا ہے اور اس دوران بہت تیزی سے خوراک لیتا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس ایک ماہ میں کیڑا اپنے وزن سے ۳۰۰۰۰ گنا شہتوت کے پتے کھا جاتا ہے۔ اگلی شکل پیوپا کہلاتی ہے اور اسی پیوپا (PUPA) دور کے دوران یہ ریشم کے ککون (COCOON) بناتا ہے۔

پیوپا کا جسم بیرونی طور پر قطعہ دار ہوتا ہے اور پورے جسم پر بارہ قطعے ہوتے ہیں۔ سر جسم کے مقابلے میں بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ سر کے پاس تین ٹانگ نما پاؤں ہوتے ہیں جن کی مدد سے یہ پتے کو کھاتے وقت پکڑتا ہے۔ بوجھ سہارنے کے لئے جسم پر دس ابھار ہوتے ہیں۔ اگلے سرے پر دو یا تین کانٹے نما سینگ ہوتے ہیں۔ کیڑے کی اس وقت لمبائی ۳ سم اور وزن ۱/۹ اونس ہوتا ہے۔

پیوپا فارم شروع ہوتے ہی کیڑا خوراک لینی بند کر دیتا ہے اور کوئی ٹہنی تلاش کر کے اس پر ککون بنانا شروع کر دیتا ہے

یہ ککون شروع میں دھاگے کا دائرہ سا ہوتا ہے جس کے اندر کیڑا خود کو مقید کر لیتا ہے اور پھر ککون گہری ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ کیڑا نظروں سے پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ تقریباً تین دن میں ککون مکمل ہو جاتی ہے اور کیڑا اسے کاٹ کر باہر آجاتا ہے۔ ککون کو محفوظ رکھنے کے لئے کیڑے کو باہر نہیں آنے دیا جاتا بلکہ اندر ہی مار دیا جاتا ہے اور اس کے لئے ککون کو دھوپ میں رکھنا پڑتا ہے۔ ککون کی بناوٹ کے دوران کیڑے کی حرکت ناقابل فہم ہوتی ہے اور اس میں سر کی تیز لہریئے دار اور باقی جسم کی سست دائروی حرکت شامل ہے۔

ریشم کے کیڑے کے دور حیات کی آخری شکل MOTH ہوتی ہے۔ جو ککون میں سے باہر آنے پر شروع ہوتی ہے۔ اس دوران کیڑا مکھی میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اس کی چھ ٹانگیں اور دو جوڑے پروں کے ہوتے ہیں۔ اس سٹیج کے دوران کیڑا کچھ نہیں کھاتا۔ صرف افزائش نسل کرتا ہے اور چند گھنٹوں کے بعد مر جاتا ہے۔

ریشم کے کیڑے میں افزائش نسل عموماً موسم گرما میں ہوتی ہے۔ اس موسم میں مادہ بے شمار انڈے دیتی ہے۔ یہ انڈے وزن میں بے حد ہلکے ہوتے ہیں اور ایک اونس میں تقریباً ۴۰۰۰۰ انڈے ہو سکتے ہیں (اس تعداد سے ایک بڑا فارم بہ آسانی تشکیل دیا جا سکتا ہے) انڈوں کا رنگ شروع میں ہلکا گلابی ہوتا ہے لیکن بعد میں وہ بھورے ہو جاتے ہیں۔

ریشم کے کیڑے کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں۔ ان اقسام میں فرق کی بنیاد ریشم پیدا کرنے کی صلاحیت اور افزائش وغیرہ ہے۔ عام طور پر بہترین ریشم پیدا کرنے والے بمبیکس موری (BOMBYX MORI) کو ترجیح دی جاتی ہے جو شہتوت کے پتے کھاتا ہے۔

ریشم کے کیڑے کی اوسط عمر تقریباً دو ماہ ہوتی ہے۔

۲۔ سیری کلچر

ریشم کے کیڑے پالنا بطور ایک صنعت زمانۂ قدیم سے معروف ہے۔ قدیم ادوار میں یہ صنعت صرف چین تک ہی محدود تھی۔ قدیم چینی اس صنعت کے بارے میں اتنے محتاط تھے کہ کسی کو اس بارہ میں معلومات نہیں دیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ چین سے یہ صنعت اس وقت باہر نکلی جب ایک چینی شہزادی کی شادی ایک ہندوستانی شہزادے سے کی گئی جو اپنے ساتھ اس کیڑے کے انڈے لائی اور یوں ہندوستان میں اس صنعت کا آغاز ہوا۔ جبکہ یورپ میں یہ صنعت اس وقت متعارف ہوئی جب چند پادریوں نے بازنطینی شہنشاہ جسٹینین کے دربار میں کیڑے کے انڈے پیش کئے جو وہ اپنی چھڑیوں کے اندر چھپا کر لائے تھے۔ آج کل یہ صنعت تمام دنیا میں مقبول ہے۔ تاہم چین آج بھی ریشم پیدا کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔

سیری کلچر کی بنیادی ضروریات میں مندرجہ ذیل سب سے اہم ہیں۔

۱۔ ریشم کے کیڑوں کی بہترین افزائش نسل کا اہتمام۔
۲۔ ریشم کے کیڑوں کی مناسب خوراک
۳۔ فارم پر درجۂ حرارت یکساں رکھنے کا انتظام۔
۴۔ انڈے سے لے کر ککون تک مکمل نگہداشت۔

ریشم کے کیڑے کی خوراک درختوں کے اور خاص طور پر شہتوت کے پتے ہیں۔ پتوں کے حصول کے لئے شہتوت کی کاشت ضروری ہے۔ ایک ایکڑ میں ۵۰۰ درخت کاشت کر کے ان سے ۲۰ سے ۲۵ کلو گرام پتے حاصل کئے جا سکتے ہیں جن پر تقریباً ۱۰۰ کیڑے پرورش پا سکتے ہیں اور ان سے تقریباً نصف کلو گرام خالص ریشم حاصل ہو سکتا ہے۔

ریشم کے کیڑے رکھنے کی جگہ مکمل طور پر ہوادار اور ہر قسم کے موسمی اثرات سے پاک ہونی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ درجۂ حرارت یکساں رکھنے کا معقول بندوبست ہونا چاہیئے۔ ان کیڑوں کی پرورش کا بہترین موسم گرم مرطوب ہے۔ جیسے ہی شہتوت کے نئے پتے نکلنا شروع ہوں۔ ان کی افزائش کروا دینی چاہیئے اور چھوٹے

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منور

اصلاح تلفّظ کے سلسلے میں ایک تجویز

برادرم مکرم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے موقر روزنامہ الفضل میں اصلاح تلفّظ کیلئے مہم کا آغاز کیا ہے۔ یہ کوشش قابل تعریف ہے۔

غلط تلفّظ کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ریڈیو پر بھی میں نے اکثر سنا ہے کہ بعض الفاظ اردو (؟) غلط بولے جاتے ہیں میں نے ایک بار کہیں پڑھا تھا کہ انگلستان میں ایک قاتل پکڑا گیا۔ اس سے جب عدالت نے قتل کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ مجھے قتل کرنے میں بڑا لطف آتا ہے اپنی اس خواہش کی تکمیل کیلئے قتل کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے اردو الفاظ کے بعض قاتلوں کو بھی ان الفاظ پر تعدی کرنے میں گونہ لطف آتا ہوگا۔ اسی جذبہ کی تسکین کے لئے وہ جان بوجھ کر غلط الفاظ بولے چلے جاتے ہیں اور رہ کے نہیں رہ سکتے۔ بلکہ شاید رک جانے اور اصلاح کر لینے میں ہتک محسوس کرتے ہیں۔

میں نے مشرقی افریقہ سے بی۔بی۔سی اور وی۔او۔اے والوں کو خطوط کے ذریعہ بعض اغلاط کی طرف توجہ دلائی تھی۔ لیکن ان کے اناؤنسر کم ہی توجہ فرماتے ہیں۔ اب بھی اقوامِ مُتّحِدہ کو وہ اقوامِ متحدّہ ہی پڑھتے ہیں۔ دور کیوں جائیں۔ ہمارے لاہور اور اسلام آباد کے ریڈیو سٹیشنوں سے غلط تلفظ سننے میں آتا ہے۔ مُثبَت کو مُثبّت اور مُتّحِدہ کو مُتحدّہ پڑھا جاتا ہے۔

حِزب کو عموماً حَزب کہا جاتا ہے۔ ریڈیو کے اناؤنسر بھی یہ غلطی کرتے ہیں اور ان سے سن کر ہماری معزز قومی اسمبلی کے معزز ارکان بھی حَزب ہی کہنے لگے ہیں۔ چند روز پہلے جب نئے وزیرِ اعظم صاحب کا انتخاب ہو رہا تھا تو اس وقت بھی حَزبِ اقتدار اور حَزبِ اختلاف سننے میں آیا۔ اعلان ہوا تھا کہ نئی حکومت نئے انداز سے حکومت کا آغاز کرے گی۔ کیا ہی اچھا ہو اگر ان غلط استعمال ہونے والے الفاظ کی بھی داد رسی ہو جائے۔ غلط الفاظ کانوں پر بہت ناگوار گذرتے ہیں اور ضمیر پر بوجھ بن جاتے ہیں۔ ایک لفظ جو کئی بار اخبارِ جنگ میں غلط ہجوں سے لکھا ہوا دیکھا۔ وہ غیض و غضب، میں استعمال ہونے والا غیظ ہے۔ معلوم نہیں اسے غیض لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

طالب علمی کے زمانہ میں جگر مراد آبادی صاحب کے اشعار کا ایک مجموعہ پڑھا تھا۔ اسمیں انہوں نے تجزِیَہ کو تجزّیہ لکھا تھا اور نیچے حاشیہ میں لکھا تھا کہ صحیح لفظ تو تجزِیَہ ہی ہے۔ مگر میں اپنے شعر میں "تجزیّہ بہار نگر" ہی لکھوں گا۔ اب اگر کوئی صاحب جان بوجھ کر غلط لفظ استعمال کرنے پر اصرار کریں تو اس کا کیا علاج ہے؟

عربی زبان تو یوں بھی مظلوم نظر آتی ہے بعض لوگ اسے سبزی سمجھکر کھا جانا چاہتے ہیں۔ کئی دفعہ آپ نے بھی سنا ہوگا کہ اَٹھ وِٹی کو عربی کہہ دیا جاتا ہے۔ اور فرمائش ہوتی ہے کہ آج عربی کھائیں گے۔

مجھے غلط ہجوں اور غلط الفاظ سے سخت نفرت ہے۔ حتیٰ کہ کوئی انگریزی یا اردو کتاب صرف اسلئے الگ کر دیتا تھا۔ کہ اسمیں الفاظ کے ہجے صحیح نہیں ہوتے تھے۔ اگر ضعفِ بصارت مانع نہ ہوتا تو اس مہم میں ضرور شامل ہو جاتا۔

بقیہ: صا سے آگے

کے ساتھ وہ تبدیلیاں پیدا ہونی شروع ہوئیں۔ کچھ اس لئے بھی تبدیلی آئی کہ ابتلاء کا دور نگاہوں کے سامنے آگیا۔ جب خطرات بڑھتے ہیں تو اندرونی اصلاح کا ایک نظام خود بخود چل پڑتا ہے جب غیر حملہ کر رہا ہو تو آپس کا بھائی چارہ پہلے کی نسبت بہت بہتر شکل اختیار کر جاتا ہے، بہت مضبوط بندھنوں میں باندھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ یہ بھی ایک طبعی بات ہے۔ اس کے نتیجہ میں تقویٰ اللہ پیدا ہوتا ہے جتنا بھی تقویٰ اللہ پیدا ہو۔ جماعت سے محبت پیدا ہو تو وہ توحید انسان کے جسم میں سرایت کرنے لگ جاتی ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود جس اعلیٰ معیار پر حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) آپ کو دیکھنا چاہتے ہیں ابھی ہم اس سے بہت پیچھے ہیں ابھی ہماری قضاء کے نظام کے ہاتھ بھرے پڑے ہیں۔ ابھی ان کو تاریخیں دینی پڑتی ہیں اور دنیا میں جہاں جہاں بھی قضاء کا نظام قائم ہے وہ خالی ہاتھ ہو کر نہیں بیٹھے۔ ایک یہ بھی ذریعہ ہے اپنا توحید کو جانچنے کا۔ جس دن قضاء کے ہاتھ خالی ہو جائیں گے اس دن کہا جا سکے گا کہ آپ کے جھگڑے ختم ہو گئے۔ اس دن سمجھیں کہ خدا تعالیٰ نے توحید کی برکت سے آپ کو ایک قوم واحد میں تبدیل فرما دیا ہے۔ یہ توحید خالص طبعی طور پر بھی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ وہ ساری قومیں جن میں توحید پیدا ہو جائے خواہ وہ خدا کی قائل نہ بھی ہوں وہ عموماً ناقابلِ تسخیر ہو جایا کرتی ہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ نومبر ۱۹۸۵ء)

آپ کا خط ملا

مکرم سہیل صاحب قمر لکھتے ہیں

آپ کے تحریر کردہ شذرات اور اشعار بہت دل کو بھاتے ہیں بعض اوقات اشعار میں نوٹ بھی کر لیتا ہوں۔ آپ نے ۲۹ ستمبر کے الفضل پر ایک نئی قسم کی سائنس یعنی ACTUARIAL SCIENCES کے متعلق معلومات فراہم کیں اللہ تعالیٰ آپکو جزا دے۔ آپ کے بتائے ہوئے ایڈریس پر میں نے ACTUARIAL SOCIETY کو لکھا۔ انہوں نے ڈھیر ساری یونیورسٹیز اور اداروں اور کلبوں کی فہرست فراہم کر دی۔ چنانچہ اس میں سے میں نے نیویارک یونیورسٹی کو منتخب کیا ہے۔ خط لکھا ہے وہاں سے جواب کا انتظار ہے۔

میں نے حال ہی میں گورنمنٹ کالج لاہور سے M.Sc MATHEMATICS کی ہے ۶۵٪/۱.... نمبر آئے ہیں اب MANKATE STATE یونیورسٹی سے CATALOGUE منگوائے ہیں وہاں پر M.Sc MATHEMATICS COMPUTER SCIENCE کی ڈگری اچھی لگی اور ادھر بھی جانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ مزید پڑھنے کی خواہش ہے۔ جب کہ کچھ مسائل بھی ہیں۔ پاکستان میں JOB کے لئے بھی کوشش کر رہا ہوں۔ سوچ کے چوراہے پر کھڑا ہوں۔ سمجھ نہیں آتی کیا کروں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ بہتر فیصلہ کی توفیق دے۔

میں نے M.Sc کے پہلے سال ۲۶٪... اور دوسرے سال ۳۹٪... نمبر حاصل کئے دوسرے سال تین پرچوں میں میرے نمبر ۹۰ یا ۹۰ سے زیادہ بھی آگئے اور دو پیپروں میں کالج میں بھی ٹاپ کیا میں نہیں سمجھتا کہ میں نے پہلے سال کم محنت کی یا دوسرے سال زیادہ۔ چنانچہ پہلے سال کے نتیجہ پر میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ امتحان کی تیاری کا انداز غلط تھا۔ چنانچہ FINAL YEAR میں STYLE بدلا جس کے باعث جو کمی تھی وہ بہت حد تک خدا تعالیٰ کے فضل کیساتھ پوری ہوگئی۔ یہ والا طریقہ امتحان کی تیاری کیلئے آپ کی خدمت میں لکھ کر بھجوا رہا ہوں اگر مناسب سمجھیں تو شائع کر دیں۔ میں نے اس طریقہ پر اپنے بعض M.Sc، M.A کے دوستوں کو عمل کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے اس سے خاطر خواہ فائدہ محسوس کیا اور تعریف بھی کی۔ اس سے میرے خیال میں باقی احمدی طلبہ وطالبات بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس لئے تحریر کر رہا ہوں۔

بڑھاپے میں یادداشت کمزور ہو جاتی ہے بعض اوقات نوجوانوں میں بھی دیکھا ہے کہ کام ضروری تھا لیکن بھول گئے اور وقت گذر گیا۔ میرے ساتھ بھی بعض دفعہ ایسا ہوا ہے۔ ایک طریقہ ذہن میں ہے علیحدہ لکھ کر بھیج رہا ہوں۔ میں نے ذاتی طور پر کئی دفعہ آزمایا ہے۔ کچھ دوستوں نے بھی اور بھولپن پر کافی حد تک قابو بھی پا لیا ہے تحریر کر رہا ہوں آپ کو پتہ نہیں کیسا لگے۔ اگر قابل اشاعت سمجھیں تو شائع کر دیں۔

میں نے مارچ میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر EXTRA ASSITANT COM. کی جاب کیلئے پنجاب پبلک سروس کمشن میں امتحان دیا۔ کیونکہ سیٹیں ۱۷، ۱۸ تھیں اور ۵،۵۰۰ CANDIDATES۔ میں بہت DISHEART تھا والد صاحب کے حکم پر امتحان دے دیا مگر تیاری بالکل نہیں کی۔ لیکن پھر بھی میں بہت ہی CLOSE MARGIN کے ساتھ فیل ہوا۔

ایک دلچسپ بات تحریر کرتا چلوں۔ دو اڑھائی سال پہلے حضور کو خط لکھا کہ آپ اپنی سیر بڑھا دیں جب آپ ربوہ آئیں گے تو ہم نے دریا کے پل پر کار سے نیچے اتار لینا ہے۔ اور بیت المبارک تک پیدل لے کے جانا ہے۔ کم از کم کچھ دیر کیلئے آپ کو دیکھ تو سکیں گے۔ حضور نے جواب تحریر فرمایا۔ "فکر نہ کریں میں سیر پہلے ہی چھ کلومیٹر سے زیادہ کرتا ہوں"۔ میں نے تو خط میں ہی معذرت بھی لکھ دی تھی۔ مگر حضور کا جواب پا کر جب بھی خط کو پڑھتا ہوں دل باغ باغ ہو جاتا ہے

میں پہلی دفعہ الفضل کیلئے لکھ رہا ہوں علم نہیں معیاری ہے یا نہیں۔ اگر آپ اشاعت کے قابل نہ سمجھیں تو از راہ کرم مجھے بتا ضرور دیں۔ میں اس پر کسی قسم کی ناراضگی یا شکوہ نہیں کروں گا۔ بلکہ یہ سب کچھ تو الفضل کی بہتری کے لئے ہی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو حفظ و امان میں رکھے اور ہر قسم کی بیماریوں اور شر سے محفوظ رکھے۔

جو چیز تمہیں شک میں ڈالے (یعنی یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو کہ یہ جائز ہے یا ناجائز) اسے چھوڑ دو اور اُسے اختیار کرو جس کے بارہ میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً صدق دل کے ایمان کا باعث ہے اور باطل سے دل میں تردّد اور شک پیدا ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اسماعیل منیر

مکرم محمد بشیر صاحب

خوب یاد ہے کہ عاجز اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ کا طالب علم تھا۔ قیام پاکستان سے قبل موسمی رخصتوں میں اپنی بہن کو ملنے گیا۔ اور ان کے پاس پوسٹ آفس شاہدرہ میں قیام کیا جہاں میرے بہنوئی سب پوسٹ ماسٹر کی ڈیوٹی پر تھے ان کا دفتر تو چار بجے بند ہو جاتا تھا مگر ایک روز رات گئے تک دفتر میں مصروف رہے۔ روشنی کا قمقمہ کسی کی دفتر میں حاضری کی شہادت دے رہا تھا۔ پوسٹ آفس سے ملحقہ کوارٹر سے بار بار دفتر کو جھانکتا اور اطمینان کر لیتا کہ بھائی جان موجود ہیں اور دل کو تسلی دے لیتا کہ ابھی آجائیں گے۔ آخر بہت دیر ہو گئی تو میں نے حاضر خدمت ہو کر معلوم کرنا چاہا کہ اتنی دیر ہو جانے کے باوجود گھر پر کھانے کے لئے بھی کیوں نہیں آئے تو بے ساختہ فرمانے لگے آج ڈاکخانہ کی نقدی میں ایک پائی زائد آگئی ہے پتہ نہیں لگ رہا کہ کہاں سے آئی ہے جب تک یہ مسئلہ حل نہ ہو میں کھانا کیسے کھا سکتا ہوں کوئی اور عام آدمی ہوتا تو کہتا چلو ایک پائی زائد ہی ہے جیب میں ڈالو حساب تو مکمل ہوا مگر انہوں نے چھ سات گھنٹے لگا کر آخر ایک پائی کے متعلق معلوم کر لیا کہ کہاں سے پائی آئی ہے۔ (یاد رہے ان دنوں ایک روپے کے سولہ آنے اور ایک آنے کے چار پیسے اور ایک پیسے کی تین پائیاں ہوا کرتی تھیں) (معلوم ہوتا ہے پائی سے بڑا کوئی سکہ ہوگا کیونکہ پائی کا تو ڈاک خانے سے کچھ بھی خریدا نہیں جا سکتا تھا۔ مدیر)

سرکاری دفاتر میں دیانتداری کے اس بلند معیار پر ہمارے بھائی محمد بشیر صاحب ساری عمر کاربند رہے اور بڑی عزت و احترام کے ساتھ فیصل آباد کے بڑے ڈاکخانہ سے بطور پوسٹ ماسٹر ریٹائر ہوئے۔

جماعتی رابطہ

ان کا ایک اور وصف نمایاں تھا جس کا ذکر مربیان کرام اور احباب جماعت نے اکثر کیا کہ ملازمت کے دوران جہاں بھی وہ جاتے مقامی جماعت سے فوری رابطہ کرتے۔ مربی صاحب سے متعارف ہوتے جماعتی نظام سے پوری طرح منسلک ہو جاتے۔

مرکز سلسلہ سے تعلق

جلسہ سالانہ ہو یا مجلس مشاورت یا اجتماعات مرکز سلسلہ میں ضرور حاضر ہوتے اور ہماری بیٹھک میں اس لئے قیام کرتے کہ یہاں سے بیت المبارک قریب ہے نماز تہجد کے لئے جانے میں آسانی ہو گی اور مقام اجتماع یا جلسہ گاہ بھی قریب ہے وہاں وقت سے پہلے پہنچ جائیں گے ہمارے بچے ان کے نیک اخلاق اور دعاؤں سے خوب مستفید ہوتے اور اپنی نیک صفات کی وجہ سے ان کی آمد پر کہتے کہ فرشتے آگئے ہیں۔ واقعی یہ ہمارے بزرگ فرشتہ سیرت تھے۔ امام جماعت کی طرف سے جو حکم ملتا اس پر آمنا کہتے اور حضرت امام کی ہر تحریک پر ضرور لبیک کہتے۔ حضور انور سے محبت ہی آپ کو انگلستان کے جلسہ پر بھی گذشتہ سے پیوستہ سال لے گئی۔ واپسی پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اپنی ملاقاتوں کا حال بیان فرماتے اور خوشی سے پھولے نہ سماتے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نئے ایمان سے اپنی جھولیاں بھر کر لائے ہیں۔

سادگی

اطاعت کا ایک اور عجیب رنگ بھائی جان میں ہمیشہ ہی نظر آتا تھا وہ تھا تحریک جدید کے مطالبہ "سادگی" پر عمل درآمد آپ کی طبیعت میں سادگی اور انکساری حد درجہ کی تھی۔ آپ کا لباس ہمیشہ سادہ اور صاف ستھرا آپ کا کھانا ہمیشہ ایک ہی ہوتا تھا اور وہ بھی انتہائی سادہ۔ آپ کی رہائش بھی ہمیشہ سادہ ہوتی۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ جماعتی مالی تحریکات میں خوب دل کھول کر حصہ لیتے تھے اور بڑی باقاعدگی سے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی فرماتے تھے۔

وقف کی روح

آپ ساری زندگی جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے اور "دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"، کے عہد پر ہر اہم موقع پر آپ نے عمل کر دکھایا یہی روح آپ اپنی اولاد میں دیکھ کر خوش ہوتے تھے اور اب جبکہ آپ کے دو پوتوں نے میٹرک میں بہت اچھے نمبر لے کر وقف کیا اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا تو اس پر انہیں بے حد خوشی ہوئی اور ان دونوں پوتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے اپنی بیماری کے باوجود ان کو ملنے کیلئے ربوہ آتے اور اس طرح ہمیں بھی مہمان نوازی کا موقع دیتے۔

علالت

آپ کو دل کا عارضہ تو کچھ عرصہ سے چل رہا تھا۔ دو تین مرتبہ جنرل ہسپتال لاہور میں داخل بھی رہے۔ آج کل حالت اچھی تھی مگر جب خدائی بلاوا آجائے تو کون انکار کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔

یہی حال آپ کا ہوا۔ ۲ مارچ ۱۹۹۰ء کو نمازیں پڑھیں کھانا کھایا اور آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔ اچانک کمزوری محسوس کی۔ بیٹے کے ہمراہ رکشا میں سوار ہو کر ہسپتال جا رہے تھے کہ راستے میں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آگیا۔ اگلے دن صبح بیت الحمد ماڈل ٹاؤن میں محترم عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر انہیں ربوہ لے آئے جہاں نماز جنازہ کے بعد ان کی تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۹ میں ہوئی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۷۴ سال تھی۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حمیدہ اختر صاحبہ زوجہ سید نذیر احمد صاحب مورخہ ۲۲ نومبر ۹۰ء رات گیارہ بجے حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئیں۔

۲۳ کو مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ موصوفہ کی عمر ۷۳ برس تھی وہ مکرم ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی کی بیٹی اور مکرم سید خلیل احمد صاحب کی والدہ تھیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

ولادت

○ مکرم نعیم احمد صاحب مقیم ہائیڈل برگ جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام خولہ احمد عطا فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزم نذیر احمد مظہر آف احمد نگر نزد ربوہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ نیشنل کونسل فار طب اسلام آباد کے سال سوئم کے امتحان میں پورے پاکستان میں دوئم آئے ہیں۔ احباب سے ان کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز انہیں مبارک فرمائے۔

لجنہ کی دستکاری نمائش

لجنہ کے زیر انتظام دستکاری کی سالانہ نمائش ۲۶-۲۷ اور ۲۸ دسمبر کو دفتر لجنہ اماءاللہ میں ہوگی۔ لجنات اپنا سامان ۲۰ دسمبر تک بھجوا دیں۔ سامان معیاری ہو۔

سیکرٹری نمائش لجنہ اماءاللہ پاکستان

جامعہ احمدیہ میں انگریزی کے تجربہ کار استاد کی ضرورت

جامعہ احمدیہ ربوہ میں انگریزی زبان کے ایک سپیشل کورس کی تدریس کے لئے ایسے اساتذہ کی ضرورت ہے جو انگریزی تدریس کا خاص تجربہ رکھتے ہوں۔

خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے دوست فوری طور پر اپنے امیر/صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ وکالت تعلیم سے رابطہ قائم کریں۔ اپنی کوالیفکیشن اور تجربے کی تفصیل سے بھی مطلع فرمائیں۔ ریٹائرڈ دوست بھی اس اعلان کے مخاطب ہیں۔

وکیل التعلیم تحریک جدید۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا پس منظر

خلیج کا تنازعہ زیادہ گھمبیر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ سلامتی کونسل کے اراکین کو صدر بش نے اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ عراق کے خلاف ہر قسم کے اقدام کئے جا سکتے ہیں۔ اگرچہ صدر بش تو چاہتے تھے کہ فوجی کارروائی کی اجازت ملے یعنی قرارداد میں فوجی کارروائی کے الفاظ ہوں لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ البتہ یہ کچھ کروانے میں کامیاب ہو گئے ہیں کہ ہر قسم کے اقدام کئے جا سکتے ہیں جو ممالک پہلے فوجی کارروائی کے خلاف تھے وہ بھی اب اس بات پر آمادہ ہو گئے ہیں کہ اگر ضرورت سمجھی جائے تو فوج کشی بھی کر لی جائے۔

دوسری طرف عراق کے صدر صدام نے کہا ہے کہ اگر عراق پر فوجی حملہ کیا گیا تو اس کا جواب یوں دیا جائے گا کہ سعودی عرب پر حملہ کر دیا جائے گا۔ ہمارا خیال ہے کہ شروع ہی سے عراق نے بلاواسطہ سعودی عرب پر حملہ کرنے کے خیال کا کبھی اظہار نہیں کیا۔ گویا عراق سعودی عرب کے خلاف جنگ کرنے کا ہرگز کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ لیکن اب حالات جو رخ اختیار کر رہے ہیں وہ عراق کو اس بات پر مجبور کر دیں گے کہ اگر اس پر حملہ کیا گیا تو وہ سعودی عرب پر حملہ کر دے۔ خدا کرے کہ حالات اس حد تک خراب نہ ہوں اور سعودی عرب پر حملہ کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ دنیا کے کروڑوں کروڑ مسلمانوں کو اس سے انتہائی قلبی تکلیف ہو گی۔

سیاست پر بحث کرتے ہوئے عام طور پر لوگ سوچتے ہیں کہ کل کو کیا ہو گا۔ فلاں سیاسی شخصیت کیا کرے گی۔ اور فلاں شخصیت کیا جواب دے گی۔ خاکسار ایسی باتوں سے ہمیشہ گریز کرتا ہے کوئی کیا کرے گا کسی کو کیا معلوم۔ انسان کے دل کی گہرائی تک کون پہنچ سکتا ہے یہ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ کسی کو کیا کرنا چاہئے لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ کیا کرے گا۔ اب اس سلسلے میں مسز مارگریٹ تھیچر کی مثال سامنے آئی ہے انہوں نے اپنی پارٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ کو خیرباد کہہ گئی ہیں اور جب پارٹی لیڈر منتخب ہو جائے گا تو وزارت عظمیٰ کا عہدہ بھی چھوڑ دیں گی۔ پارٹی کی صدارت سے استعفیٰ دینے سے ایک روز پیشتر وہ کہہ رہی تھیں کہ وہ دوبارہ انتخاب لڑیں گی۔ راتوں رات انہوں نے ارادہ بدل لیا اور اتنا بڑا فیصلہ کر لیا کہ ساری دنیا حیران ہے۔ یہ ہے سیاست اب آپ کسی اور کے متعلق کیا کہیں گے کہ وہ کل کیا کرنے والا ہے۔

بنگلہ دیش کے صدر حسین محمد ارشاد نے ایک لمبے عرصہ تک مخالف پارٹی کی باتیں سنی ہیں۔ اور انہیں ان سنی کر دیا ہے۔ وہ اپنے عہدے پر جمے ہوئے ہیں اور یوں لگتا تھا ہے کہ وہ ٹس سے مس نہ ہوں گے لیکن آخر کب تک۔ مخالفت بڑھتی رہی ہے اور اب اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ صدر حسین محمد ارشاد کو اپنے فوجی افسروں سے مشورہ کی ضرورت پیش آ گئی ہے۔ اس مشورہ کے بعد وہ صدارت چھوڑ بھی سکتے ہیں۔ اپنی جگہ کسی اور کو مقرر بھی کر سکتے ہیں۔ اور غالباً مارشل لاء بھی لگا سکتے ہیں تاکہ زیادہ سختی کرنے کا موقع مل جائے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ (15) یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۷۸۹ میں ریاض احمد خان ولد ممتاز احمد خان قوم پٹھان پیشہ مربی سلسلہ عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27,7,90 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ریاض احمد خان مربی سلسلہ احمد نگر حال بھلوال ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر ۱ محمد صدیق کارکن دفتر علیاء گواہ شد نمبر ۲۔ رشید احمد طارق وصیت نمبر 15043

مسل نمبر ۲۷۷۹۰ میں ناصرہ بیگم زوجہ بشارت احمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/15 دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۷/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر -/3000 روپے (۲) زیورات طلائی 4 تولہ مالیتی -/13,000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ناصرہ بیگم زوجہ بشارت احمد خان 5/15 دارالرحمت وسطی۔ گواہ شد نمبر ۱ بشارت احمد خان خاوند موصیہ کارکن دفتر الوصیت ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد ماجد اقبال کارکن دفتر الوصیت ربوہ

مسل نمبر ۲۷۷۹۱ میں سید محمد امین گردیزی ولد سید مہر علی شاہ قوم سید پیشہ کاروبار عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13/54 دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان 13/54 برقبہ ۱۰ مرلہ واقع دارالعلوم شرقی ربوہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کو کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید محمد امین گردیزی 13/54 دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ ناصر احمد مہار سیکرٹری مال دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲ عبد المجید صدر محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۷۷۹۲ میں لقمان احمد ولد شیخ رحمت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/17 دارالعلوم غربی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لقمان احمد ولد شیخ رحمت اللہ صاحب 1/17 دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ محمود احمد شاد وصیت نمبر ۲۵۰۰۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نعیم احمد طاہر وصیت نمبر ۲۵۸۳۹۔

بقیہ: ص ۴ سے آگے

کیڑوں کو نرم اور صاف پتے دیئے جانے چاہئیں۔ جب پیوپا دور آئے تو انہیں خشک اور نرم ٹہنیاں مہیا کر دی جائیں۔ تاکہ وہ ریشم بُن سکیں۔

ریشم کے کیڑے عام طور پر بدہضمی کی وجہ سے بیمار ہوتے ہیں۔ اس کی روک تھام کے لئے پتے مہیا کرتے وقت صفائی کا خاص انتظام ہونا چاہیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ وقفِ نَو کے سلسلہ میں حضورِ انور کی ہدایات

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "وقفِ نَو" کے آئندہ پروگرام اور لائحہ عمل کے سلسلہ میں بطور رہنمائی حسبِ ذیل ہدایات فرمائی ہیں۔

۱۔ چونکہ ۳ اپریل ۱۹۹۱ء کو تحریک وقفِ نَو کی مقررہ مدت ختم ہو رہی ہے اس لئے اس کے ساتھ ہی تحریک وقفِ نَو میں شمولیت ختم ہو جائے گی۔

۲۔ ۳ اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد بچوں کا وقف حسبِ سابق وقفِ اولاد کے تحت جاری رہے گا۔

۳۔ ۳ اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد صرف وہ بچے تحریکِ وقفِ نو میں شامل ہو سکیں گے:

ا۔ جن کے والدین نے اپنی متوقع اولاد کو وقف کرنے کی درخواست باقاعدہ تحریری طور پر ۳ اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل بھجوادی ہوگی۔ ان کے بچے جب بھی پیدا ہوں گے اس تحریک میں شامل ہو سکیں گے۔

ب۔ یا جن کے والدین نے ۳ اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل باقاعدہ تحریری طور پر وعدہ کیا ہو کہ آئندہ بچہ/بچی کو وقف کریں گے۔ ایسے احباب کو جب بھی خدا تعالیٰ اولاد عطاء فرمائے گا وہ وقفِ نو میں شامل ہو سکیں گے۔

۴۔ وہ احباب جن کے اس چار سال کے عرصہ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء تا ۳ اپریل ۱۹۹۱ء میں بچے پیدا ہوئے ہیں مگر انہوں نے وقف کے لئے درخواست نہیں بھجوائی اور ۳ اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد اس عرصہ میں پیدا شدہ بچوں کو وقف کرنا چاہیں گے وہ وقفِ نَو میں شامل نہیں کیے جائیں گے ......

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

مستحق یتامیٰ کے بارے میں ایک ضروری اعلان

حضور کے ارشاد کے تحت ربوہ میں ایک ادارہ دارالاکرام کے نام سے کھولا جارہا ہے۔ اس کی عمارت بفضلہ تعالیٰ بیوت الحمد کے ساتھ تیار ہو چکی ہے۔

اس ادارہ میں ایسے مستحق یتامیٰ داخل کئے جاسکیں گے جن کی تعلیم و تربیت کا فریضہ کسی طور بھی انفرادی سطح پر ناممکن ہو اور جماعتی تربیت کے تحت اُن کی پرورش اور تعلیم مقصود ہو۔

اگر آپ کے حلقہ میں کوئی ایسا مستحق یتیم طالب علم ہو جس کے لئے اس مرکزی بورڈنگ میں رہ کر تعلیم حاصل کرنا مفید اور مناسب اور ضروری ہو تو ایسے یتامیٰ کے مکمل کوائف مقامی انتظامِ جماعت کی تصدیق اور امارت کی سفارش کے ساتھ مرکز کو بھجوائیں۔

امراءِ اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ امارت میں تفصیلی جائزہ لے کر ایسے بچوں کے مکمل کوائف اپنی تصدیق اور سفارش کے ساتھ مرکز کو ارسال کریں۔

(سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی C/O دارالضیافت ربوہ ضلع جھنگ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

داخلہ جاری ہے

۱۔ I.C.C. ایک پُرکشش انسٹیٹیوٹ ہے۔ جہاں آپکو
۲۔ بہترین I.B.M COMPATIBLE کمپیوٹرز پر ٹریننگ
۳۔ محنتی اور قابل اساتذہ کی زیرِ نگرانی
۴۔ نئے نئے کورسز کا اجراء (بچوں کے لئے خصوصی پروگرامز)
۵۔ گذشتہ ۱۲ سال سے بے شمار طلباء کو ٹائپ، شارٹ ہینڈ ٹریننگ دینے کا ریکارڈ

آپکا اپنا: **انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس** ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی سٹور۔ ربوہ
فون ۳۴۳

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیرِ اعظم میاں نواز شریف نے عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ مقبوضہ فلسطین میں ظلم و ستم بند کرائیں۔ انہوں نے فلسطینیوں کی غیر متزلزل حمایت جاری رکھنے کا اعلان کیا۔ یہ اعلان انہوں نے فلسطینیوں کیساتھ یکجہتی کے عالمی دن کے موقعہ پر ایک پیغام میں کیا۔

○ اسلامی نظریاتی کونسل کا پانچواں اجلاس ختم ہو گیا۔ اسمیں اسلام کے اصلاحاتی نظام، ٹھیکے داروں کے ذریعے ٹول ٹیکس وصول کرنے سمیت کئی مسائل پر اپنی سفارشات مرتب کیں جو متعلقہ وزارتوں کو بھجوادی گئیں۔

○ جرمنی پاکستان کو ۳۰ کروڑ مارک کی امداد دے گا۔

○ نوجوانوں کیلئے قرضے دینے کی شرح ۵۰ ہزار سے بڑھاکر ایک لاکھ کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان نے خود کفالت اختیار کرنے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کیلئے ضروری اقدامات پر زور دیا ہے۔ انہوں نے پیپلز پارٹی کو مشورہ دیا کہ وہ انتخابی نتائج تسلیم کریں۔ دھمکیاں دینا غیر قانونی اور غیر اخلاقی بات ہے۔

○ وزیرِ اعلیٰ پنجاب نے بے روزگار افراد کے لئے سیلف ایمپلائمنٹ سکیم کا اعلان کیا ہے اس سکیم کیلئے سوا ارب روپے کا فنڈ رکھا گیا ہے۔ اس کے لئے ۱۱۷ چھوٹی صنعتیں لگانے کیلئے ایک سے پانچ لاکھ روپے تک قرضہ دیا جائے گا۔

غیر ملکی خبریں

○ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل میں امریکہ کی اس قرارداد پر بحث شروع ہو گئی جس کے تحت عراق کو یہ الٹی میٹم دیا گیا ہے کہ اگر اس نے ۱۵ جنوری تک کویت کو خالی نہ کیا تو اسکے خلاف فوجی کارروائی سمیت دیگر اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔ چین نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس قرارداد کے حق میں ووٹ نہیں دے گا۔ روس کے صدر مسٹر گورباچوف نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل کو مشکل فیصلے کرنے ہونگے۔ فرانس نے کہا ہے کہ یہ عراق کیلئے آخری موقعہ ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی جدوجہد کرنے والے مزید حریت پسندوں کو بھارتی فوج نے شہید کر دیا ہے اسکے علاوہ گھر گھر تلاشی کے دوران ۱۰۰ کشمیریوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حریت پسندوں نے بھارت کے ۴ فوجیوں کو علیحدہ علیحدہ واقعات میں زخمی کر دیا ہے۔

○ برطانیہ اور شام کے سفارتی تعلقات چار سال کے تعطل کے بعد دوبارہ بحال ہو گئے ہیں یہ تعلقات ۱۹۸۶ء میں اسوقت ٹوٹ گئے تھے جب برطانیہ نے شام پر یہ الزام عائد کیا کہ شام عالمی دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہے۔

○ برطانیہ کے نئے وزیرِ اعظم مسٹر جان میجر نے اپنا عہدہ سنبھالنے کے چند گھنٹوں کے اندر اپنی کابینہ کا اعلان کر دیا۔ ان کی کابینہ میں سابق کابینہ کے ۳ وزیروں کے سوا سب وزراء شامل ہیں۔ ٹوری پارٹی میں ان کے دونوں حریف کابینہ میں شامل کئے گئے ہیں۔ ان میں وزیرِ خارجہ ڈگلس ہرڈ بدستور اپنے عہدے پر قائم ہیں۔

○ مصر میں ۴۵۴ رکنی پارلیمنٹ کے انتخاب کیلئے ووٹنگ ہوئی۔ حزب مخالف کی اکثر جماعتوں نے انتخاب کے بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے۔

جنرل سٹور برائے فروخت

کاروباری خواہشمند حضرات کیلئے سنہری موقع

شاہد شاپنگ سنٹر افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

رابطہ: ڈاکٹر عبدالحئی انجم
انجم سکن کیئر کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ